بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ:

074: باب 36- کسی نیک عمل سے دنیا کا طالب ہونا بھی شرک ہے۔

[آیت (ھود:15-16)، (بخاری:2887)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد للامام الشیخ العلامہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے، آج کے درس میں ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں ”باب من الشرك إرادة الإنسان بعمله الدنيا“ (شرک میں سے ہے کہ کوئی انسان اپنے کسی عمل کا ارادہ دنیا کے لیے کرے)۔

دنیا کے مقصد کے لیے اگر کوئی شخص کوئی عمل کرتا ہے دینی عمل کرتا ہے اس شخص کا کیا حکم ہے؟

پچھلے درس سے متعلق ایک دو سوال ہیں اور وضاحتیں بھی ہیں، پہلی بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سادات اولیاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ڈرتے ہیں ریاء سے اور ”فتنۃ المسیح الدجال“ ”مسیح دجال کے فتنے سے بھی بڑھ کر ڈرتے ہیں ریاکاری سے۔ وجہ کیا ہے جانتے ہیں؟ سب سے بڑا فتنہ کون سا ہے؟ مسیح دجال سب سے بڑا فتنہ ہے لیکن اس سے بڑا فتنہ جو ہے وہ ریاکاری ہے۔

وہ کیسے کوئی جانتا ہے؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ”أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ“۔ دوسری روایت میں ”مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ الرِّيَاءُ“۔ سب سے زیادہ ڈر مجھے تمہارے اوپر ریاکاری سے ہے اور ایک روایت میں فتنۃ المسیح الدجال سے بھی زیادہ ڈر مجھے ریاکاری کا ہے۔

جانتے ہیں وجہ کیا ہے؟ نمبر ایک نمبر دو اور تیسرا بھی ہو سکتا ہے کوئی ایک جواب؟ فتنۃ المسیح الدجال اور ریاکاری کو آمنے سامنے رکھیں ذرا زیادہ خطرناک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ریاکاری زیادہ خطرناک ہے۔ ریاکاری کا مطلب کیا ہے؟ کہ کوئی بھی عمل ارادۃ یا ”فعل الخير لإرادة الغير“ کوئی بھی عمل کوئی انسان کرے (دینی عمل) لیکن لوگوں کے دکھاوے کے لیے تاکہ اس پر رعب نازل ہو جائے یہ ریاکاری ہے۔

یہ کیوں زیادہ خطرناک ہے مسیح دجال کے فتنے سے؟

1۔ کہ فتنۃ المسیح الدجال سے بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو بچ چکے ہیں۔ جو مر گئے ہیں وہ بچ گئے ہیں کہ نہیں؟ لیکن ریاکاری سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

2۔ دوسری وجہ کہ فتنۃ المسیح الدجال سے بچنے کا ذریعہ ہے کہ نہیں وہ کیا ہے؟ سورۃ الکھف کی پہلی دس آیتیں پڑھتے رہیں آپ تو اس سے نجات مل جاتی ہے فتنۃ المسیح الدجال سے، ریاکاری سے مشکل ہے۔

3۔ مسیح دجال کی نشانیاں ہیں اور مومن کو ان کو دیکھ کر پتہ چلے گا کہ یہ فتنۃ المسیح الدجال ہے اس سے بچنا ہے لیکن ریاکاری دل میں پیدا ہو جاتی ہے بعض اوقات اور محسوس چیز نہیں ہے ریاکاری آپ آنکھوں سے نہیں دیکھتے ریاکاری آپ کے دل میں ہوتی ہے اس کا تعلق نیت سے ہے اور نیت دل کا عمل ہے، نیت آنکھوں سے نہیں دیکھی جاتی، نیت دل سے کی جاتی ہے۔

ایک اعتراض ہے بعض صوفیوں کا وہ کہتے ہیں کہ ریاکاری جو ہے یہ شرک اصغر ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لیکن تم لوگوں نے جو نصوص شرک اکبر کے ہیں وہی مسلمانوں پر تم لوگوں نے جاری کر دیئے اور کہا کہ کلمہ گو بھی مشرک ہو سکتا ہے اور دلائل آپ پیش کرتے ہیں ریاکاری کے دلائل ریاکاری تو شرک اصغر ہے شرک اصغر تو صحابہ کرام سے بھی خطرہ تھا وہ آج کسی انسان سے بھی ہو سکتا ہے اس کی تو ہم تصدیق کرتے ہیں لیکن کوئی مسلمان شرک اکبر کرتا ہے یہ ہم تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

یہ اعتراض ہے ایک غلط فہمی ہے ان کی اس کے جواب میں یاد رکھیں کہ دلائل شرک اکبر کے قرآن مجید میں جو موجود ہیں وہ صیغۃ العموم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بیان کیے ہیں کہ چاہے کرنے والا کوئی بھی ہو ابو جہل ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کا یا آج کے زمانے کا کوئی بھی سیدنا علی کو مشکل کشا بنانے والا یا غوث کو حاجت روا بنانے والا دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ صیغۃ العموم کا کیا مطلب ہے؟ کہ کوئی بھی شخص یہ عمل کرے تو اس کی سزا ہے اس کا یہ حکم ہے عام لفظوں میں یہ معنی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سلف صالحین سے بھی ثابت ہے کہ شرک اصغر کے لیے شرک اکبر کی آیات بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور پچھلے دروس میں گزر چکا ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اس نے کالا دھاگہ باندھا ہوا تھا اس کو کاٹا اور کیا تلاوت کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان؟ ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ (یوسف:106)۔ ہاتھ پر یا گلے میں کالا دھاگہ باندھنا شرک اصغر ہے الا یہ کہ اس شخص کی یہ نیت ہو جس شخص نے یہ دھاگہ باندھا ہے کہ یہی دھاگہ ہی مشکل کشا ہے یہی

دھاگہ ہی حاجت رواہے تب توشرک اکبر ہے لیکن عام لوگ جو ہیں وہ سبب کے لیے اس دھاگے کو باندھتے ہیں یا تعویذ لٹکاتے ہیں، سبب کہ شفاء تواللہ تعالیٰ ہی دیتاہے لیکن یہ سبب ہے۔

سبب جاننا بغیر دلیل کے یہ شرک اصغر ہے لیکن صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب شرک اصغر کو بیان کرنا چاہاتو کس آیت کو بطور دلیل پیش کیا؟ شرک اکبر کی آیت کو، سورۃ یوسف کی آیت اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾۔یعنی سلف سے ثابت ہے یہ ہماراایجاد کردہ طریقہ نہیں ہے کہ شرک اصغر کے عمل میں بھی شرک اکبر کی دلیل کو ہم پیش کریں آیت کو پیش کریں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ریاکاری کا مطلب کیاہے ؟ذرا غور کریں یعنی آپ عقل کو مقدم کرتے ہیں تو عقل سے ذرا سوچ لیں اگر آپ کو شریعت کے نصوص سمجھ نہیں آتے صیغۃالعموم بھی سمجھ نہیں آتی آپ کو کہ کیاہے مشکل الفاظ لگتے ہیں آپ کو تو چلو عام بات کرتے ہیں ریاکاری کا مطلب کیاہے کہ عمل کس کے لیے ہے ؟ عمل بنیادی طور پر عمل جو کیا جارہاہے وہ مشروع عمل ہے مشروع ہے اور عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے نماز اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھ رہے ہیں آپ یا کسی اور کے لیے پڑھ رہے ہیں ؟اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھ رہے ہیں لیکن اس نماز کو کو بصورت بنایا کسی اور کے لیے۔

آپ نے دورکعت کی جگہ چاررکعت نہیں پڑھیں آپ نے دورکعت دوہی پڑھی ہیں لیکن اسے خوبصورت کیالوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے یعنی عمل کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

اچھاشرک میں کیاہوتاہے عمل کی بنیاد کس کے لیے ہوتی ہے ؟ بکراذبح کس کے لیے کیاجاتاہے ؟صدقات وخیرات کس کے لیے دیئے جاتے ہیں کس کے نام پر دیئے جاتے ہیں ؟دعاوپکار کس سے مانگی جاتی ہے ؟مدد کس سے مانگی جاتی ہے ؟ یہ ساری کی ساری عبادات ہیں اگراصل بنیادی عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے ہواوراسے خوبصورت کرناکسی اور کے لیے مقصود ہو توشرک اصغر ہے اور اگر عبادت ہی سرے سے کسی اور کے لیے ہو یہ شرک نہیں توکیاہے کیاخیال ہے ؟زندہ ضمیر اور سلامت عقل کیا کہتی ہے ؟ کہتی ہے کہ نہیں یہ شرک اکبر ہے اوراس سے بدترین عمل ہے ؟

ایک شخص نماز اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھ رہاہے اسے خوبصورت یعنی اس کے رکوع کو لمبا کررہاہے، سجدے کو لمبا کررہاہے، تسبیح آہستہ آہستہ پڑھ رہاہے یہ عمل مقصودہ ہے کہ نہیں شریعت میں ؟اچھے اعمال ہیں کہ نہیں لیکن بُراکیوں ہوا؟کیونکہ یہ کسی اور کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتاتواچھاہوتااور نماز بھی زیادہ خوبصورت ہوتی لیکن نماز کی خوبصورتی کسی اور کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہے تواس لیےاس کی نماز ہی نہیں ہے پتہ ہے !ایسے شخص کی نماز باطل ہے جوریاکاری کرتاہے۔

جس کی نماز ہی دو رکعت غوث کے لیے ہو، جس کا بکرا ہی غوث کے لیے ذبح ہو، جس کی نذر و نیاز ہی اجمیر والے کے لیے ہو، جو پکارتا ہی سیدنا علی کو ہو یا حسن اور حسین کو رضی اللہ عنہم اجمعین تو کیا وہ اس سے زیادہ بدترین عمل ہے کہ نہیں؟ یہ عقلیں کہاں گئیں لوگوں کی۔ کیا ضمیر مر چکے ہیں کیا انہیں سمجھ نہیں آتی؟! دیکھیں مخالفت کرنی ہے تو علمی طریقے سے بات کریں۔

سوال: نماز میں اگر ریاکاری کا خیال پیدا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

یہ تو پچھلے درس میں گزر چکا ہے نماز میں شیطان وسوسہ کرے تو کیا کریں گے آپ؟ تین مرتبہ بائیں کندھے کی طرف تھو تھو کریں اور تین مرتبہ ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' یہ شیطان کا وسوسہ ہے اسے دور کریں نماز کے دوران۔

ایک صحابی آیا اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ شیطان میرے اور میری نماز کے بیچ میں حائل ہو جاتا ہے جب بھی نماز پڑھتا ہوں کوئی نہ کوئی وسوسہ آتا ہے (اور ریاکاری بھی اسی وسوسے میں سے ایک وسوسہ ہے کیسے؟ شیطان کہتا ہے کہ یار تمہیں وہ شخص دیکھ رہا ہے اپنی نماز ذرا اور اچھی کر لو وہ شیطان کی بات کو مانتا ہے اور نماز کو خوبصورت بنا دیتا ہے)۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں ایسا محسوس ہو فوراً تین مرتبہ بائیں کندھے کی طرف تھو تھو کرو (تھوک نہیں مارنی تھو تھو کرنا ہے بس) اور أعوذ باللہ پڑھیں ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ''۔ وہ صحابی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جب بھی ایسا ہوا میں نے ایسا ہی کیا اللہ کی قسم وسوسے ختم ہو گئے۔

درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''باب من الشرك إرادة الإنسان بعمله الدنيا'' (شرک میں سے ہے کہ کوئی انسان اپنے عمل کا ارادہ جو ہے وہ دنیا کے لیے کرے)۔

پہلی بات یہ ہے پہلا سوال کہ اس معاملے میں اور ریاکاری میں کیا فرق ہے کوئی فرق ہے کہ نہیں؟ ریاکاری میں کیا ہے؟ عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے خوبصورت (اچھا بنانا) کسی اور کے لیے ہے۔ اس باب میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا بیان کرنا چاہتے ہیں؟ کہ عمل عبادت ہی ہے عبادت کرنا چاہتا ہے لیکن دینا کے لیے کرنا چاہتا ہے تاکہ اس کی دنیا بہتر ہو جائے اس میں ریاکاری شامل ہے لیکن ساری کی ساری ریاکاری نہیں ہے۔

ریاء میں انسان عمل تو آخرت کے لیے کرتا ہے اور لوگوں کے لیے بھی اور اس باب میں ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ عبادت تو اللہ تعالیٰ کے لیے کر رہا ہے لیکن اس کی غرض وہ اجر و ثواب ہے جو اللہ تعالیٰ نے مرتب کیا ہے اس عبادت پر جو دنیا کا ثواب ہے۔ ذرا تفصیل سے بات کرتے ہیں تاکہ بات آسان ہو جائے۔

انسان جو عمل کرتا ہے (جب انسان کوئی عمل کرتا ہے) اس کی مختلف صورتیں ہیں، جو عمل انسان کرتا ہے وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ کون سا عمل؟ کوئی بھی عمل، ایک تو عمل صالح ہوتا ہے ایک عمل فاسد ہوتا ہے۔

عمل صالح کون سا ہوتا ہے؟ جس کے اندر دو شرطیں پائی جائیں کہ اخلاص اللہ تعالیٰ کے لیے اور اتباع پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یعنی جسے عبادت کہتے ہیں اور جن میں یہ دو شرطیں نہ پائی جائیں وہ عمل فاسد ہے باطل ہے یہ اعمال دین کے اعمال ہیں۔

دوسرے اعمال کون سے ہیں؟ دنیا کے اعمال، دنیا کے اعمال میں حقیقتاً جو ہے وہ سارے کے سارے اچھے ہوتے ہیں اِلا یہ کہ کوئی شرعی ممانعت ہو اور اس پر کوئی عمل کرے۔

جو عمل صالح ہے کیا یہ فاسد ہو سکتا ہے؟ ہاں ہو سکتا ہے اگر ان دونوں شرطوں میں خلل پیدا ہو جائے اخلاص میں یا اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔

جو انسان عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل صالح جو ہے وہ دو قسم کا ہے عبادت جو ہے دو قسم کی ہے:

1۔ بعض ایسی عبادات ہیں جن کا اجر دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں کیا کہ دنیا میں بھی کوئی اجر ملے گا آخرت میں اجر موجود ہے جیسا کہ روزہ ہے، نماز ہے، حج ہے، زکوۃ ہے، یہ جو امور ہیں سارے ان میں اللہ تعالیٰ نے جو ثواب مرتب کیا ہے اس کا تعلق ہے آخرت سے تو دنیا میں ہاں بعض اشارات موجود ہیں کہ جو نماز پڑھتا ہے وہ بُرائی سے بچ جاتا ہے نماز بُرائی سے اور بدی سے محفوظ کرتی ہے لیکن واضح الفاظ نہیں ہیں کہ دنیا میں ملے گا کیا، یہ ثواب دنیا میں ملے گا۔

2۔ دوسری قسم کی عبادات ایسی ہیں جن میں آخرت کے ثواب کے ساتھ ساتھ دنیا کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں بھی ثواب ملے گا اس کی مثال صلہ رحمی (رشتے کو جوڑنا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو رشتوں کو جوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں بھی فروانی کرتا ہے اور ان کی عمر بھی لمبی کرتا ہے۔ تو اگر کوئی شخص رشتے کو جوڑتا ہے اور اس نیت سے جوڑتا ہے کہ اس کے رزق میں فراوانی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ یا اس کی عمر لمبی ہو اس کا کیا حکم ہے؟ چاہے اسے ثواب آخرت میں ملے یا نہ ملے یہ دوسرا شخص ہے تیسرا شخص ہے وہ کہتا ہے کہ میں صلہ رحمی کرتا ہوں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس میں اگر عمر بھی لمبی ہوتی ہے اور دنیا کا ثواب بھی ملتا ہے تو الحمد للہ۔ چوتھا شخص ہے کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے بھی یہ عمل کر رہا ہوں اور یہ ثواب پانے کے لیے بھی کر رہا ہوں۔

چار مختلف لوگ ہیں چاروں برابر ہیں ؟اسی سے متعلق آج کا درس ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ انسان اگر آخرت کے عمل کو دنیا میں طلب کرے تو اس کی قسمیں کتنی ہیں۔

1۔ کہ کوئی انسان کوئی عمل کرے خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے لیکن اس کی یہ نیت ہے یعنی عمل تو اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کیا ہے اخلاص موجود ہے لیکن اس اخلاص میں ایک تھوڑی سی کھوٹ موجود ہے ملاوٹ ہے۔

کیا ملاوٹ ہے؟ وہ شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس نیک عمل کا بدلہ دنیا میں ہی دے دے بس دنیا میں دے دے نیک عمل کا بدلہ جو میں کر رہا ہوں مجھے دنیا میں ہی دے دے یعنی وہ زکوۃ دیتا ہے تاکہ اس کا مال محفوظ ہو جائے بس اب مصیبت آگئی مال چلا جائے تو زکوۃ دینا بند کر دیتا ہے اور صدقات دینا بند کر دیتا ہے، نماز پڑھتا ہے جب تک وہ تندرست ہے تھوڑی بیماری پڑ گئی نماز چھوڑ دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میں عبادت کروں گا کرتا رہوں گا لیکن مجھے دنیا میں اس کا فائدہ چاہیے بس۔ یہ عمل حرام ہے حرام شرعاً اس کا حکم یہ ہے۔

2۔دوسری قسم کہ عمل تو کرتے ہیں اور آخرت کے لیے ہی کرتے ہیں دنیا میں انہیں کچھ نہیں چاہیے لیکن دنیا میں سے ان کو لوگوں کی شاباشی چاہیے لوگوں کی مدح چاہیے اور اپنے عمل کو لوگوں کے لیے اچھا کرتا ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ ریاکاری ہے یہ شرک اصغر ہے۔

3۔ تیسری قسم کے لوگ عمل تو کرتے ہیں خیر کا عمل کرتے ہیں کوئی عبادت کرتے ہیں لیکن صرف اور صرف مال کمانے کے لیے بس اس کو مال کی ضرورت ہے دنیا کا کوئی مفاد ضرورت ہے۔ قرآن پڑھاتا ہے صرف تنخواہ کے لیے پیسے کے لیے پیسے نہیں ملے تنخواہ کم ہو گئی چھوڑ دیا، دعوت کا کام کرتا ہے پیسے کے لیے، حج کرتا ہے صرف پیسوں کے لیے۔ کوئی شخص کہتا ہے حج کرنا ہے اسے پیسہ دیتا ہے بارگیننگ (bargaining) کرتا ہے کہ یہ کم ہے یہ زیادہ ہے یہ ہے وہ ہے، اگر پیسے نہیں دو گے میں حج نہیں کروں گا تمہارے لیے۔

یہ شرط لگانا اور اس طریقے سے عمل کرنا یہ صرف دنیا کی طلب ہے، عمل دین کا ہے طلب دنیا کی ہے یہ بھی شرک ہے یہ بھی جائز نہیں ہے یاد رکھیں یہ بھی شرک اصغر کی صورت ہے۔

4۔ چوتھی قسم کے لوگ جو عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ جو ثواب مرتب کیا ہے اس عبادت پر وہ مجھے اس دنیا میں دے دے۔ تو میں عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے کر رہا ہوں اور اس ثواب کے لیے بھی کر رہا ہوں یہ جائز ہے۔

کوئی شخص قرآن مجید پڑھاتا ہے اس کے ثواب کے لیے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی اچھی نوکری دے جس میں میری بھی اچھی تنخواہ ہو۔ قرآن پڑھاتا ہے وہ تمنا کرتا ہے اچھی تنخواہ کی وہ قرآن پڑھاتا ہے اسے تنخواہ بھی اچھی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے وہ دعا بھی کرتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے شرعاً جائز ہے یہ۔

5۔ پانچویں قسم کے لوگ جو عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہیں خاص اور جو دنیا میں ثواب مرتب ہے اس کی طلب نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ تو ویسے ہی عطا فرمائے گا، جب اللہ تعالیٰ نے یہ ثواب مرتب کیا ہے اس عبادت کے ساتھ وہ تو مجھے ویسے ہی ملے گا تو اس کے لیے میں عبادت نہیں کروں گا میں عبادت کرتا ہوں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔ یہ محسنین ہیں اچھے لوگ ہیں احسان کرنے والے ہیں یہ عمل پہلے سے بھی بہتر ہے۔

تو محرم ہے، شرک اصغر ہے، پھر جائز ہے، اور پھر مستحب اور اچھا عمل ہے تو یہ مختلف صورتیں ہیں۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب من الشرك إرادة الإنسان بعمله الدنيا" (کسی نیک عمل سے دنیا کا طالب ہونا بھی شرک ہے) "وقول الله تعالى" (اور ارشاد باری تعالیٰ ہے) ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝١٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (ھود:15-16)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا﴾ (جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کے طالب ہیں) ﴿نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا﴾ (ان کے اعمال کا سارے کا سارا بدلہ ہم انہیں دنیا میں ہی دے دیتے ہیں) ﴿وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ﴾ (اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں ہو گی) ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ﴾ (یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں) ﴿وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (انہوں نے اس دنیا میں جو کچھ کیا وہ سب ضائع ہے اور جو کچھ کرتے ہیں وہ سب اکارت ہے)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ذوالجلال جل شانہ ہمیں خبر دیتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو کمزور ہیں ایمان بھی کمزور ہے یا بالکل بے ایمان ہیں اور سست ہیں عبادات کرتے نہیں ہیں اگر کرتے ہیں تو خاص غرض کے لیے کرتے ہیں لالچی قسم کے لوگ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جب کوئی دینی عمل کرتے ہیں تو وہ صرف دنیا ہی کے طالب ہوتے ہیں کہ ان کی صرف دنیا اچھی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ جو ایسے لوگ ہیں ان کی دنیا تو میں اچھی کر دوں گا دنیا کی زینت بھی دے دوں گا جو وہ چاہتے ہیں ان کو

مل جائے گا لیکن آخرت میں یہ لوگ مفلس رہیں گے ان کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا جو بھی نیک عمل کیے تھے صالح عمل کیے تھے سارے کے سارے اکارت ہیں۔

کیوں؟ کیونکہ وہ آخرت کے طالب ہی نہ تھے آخرت کی طلب تھی ہی نہیں۔ طلب کیا تھی؟ ان کی دنیا اچھی ہو جائے بس اپنی دنیا کو جنت بنانا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت بنا دی اگرچہ دنیا کی جنت جو ہے ناقص جنت ہے۔

کوئی ایسا انسان جانتے ہیں آپ جو کبھی بیمار نہ ہوا ہو، جس کا کوئی پیارا نہ بچھڑا ہو، جسے کبھی کوئی غم یا پریشانی نہ ہوئی ہو؟ کوئی بھی ایسا انسان نہیں ہے، دنیا کے امیر ترین انسان کو دیکھیں آنسو اس کے بھی بہے ہیں۔ کوئی ایسا بادشاہ ہے جو کبھی رویا نہیں ہے؟ تکلیف پہنچتی ہے چاہے کافر یا مسلمان ہو۔

تو دنیا کی جنت ایک مختصر سی جنت ہے اور ناقص جنت ہے تو اس جنت کو پانے کے لیے اس عظیم جنت کو کامل جنت کو کوئی شخص چھوڑ دے کیا عقل مندی ہے یہ؟! سبحان اللہ۔

لیکن بعض ایسے لوگ ہیں اللہ تو ان کی خبر دیتا ہے کہ یہ جو لوگ ہیں یہ بے وقوف بدکار لوگ ہیں جو وہ چاہتے تھے ان کو دے دیا دنیا میں اب آخرت میں وہ کیا چاہتے ہیں! جب طالب تھے ہی نہیں آخرت کے جب جنت کے طلب گار تھے ہی نہیں تو اس لیے آج ان کے لیے کچھ بھی نہیں ہے وہاں پر۔

اس وقت حسرتیں دیکھیں کہ اس سختی کے دن میں تکلیف دہ دن میں اشد ضرورت ہو گی کس چیز کی؟ ان اعمال نیک عمل جو کیے تھے دنیا میں یاد رکھیں وہاں پر دینار اور درہم اور ریال، پیسہ ڈالر کچھ نہیں چلے گا وہاں پر آپ کا پورے کا پورا سرمایا کیا ہو گا کیپٹل کیا ہو گا آپ کا؟ آپ کے اعمال ہوں گے یہ ڈالر، ریال اپ یہاں پر چھوڑ کر جائیں گے، آپ کے وارث اب وہ بھی سب میں تقسیم ہو گا آپ کی کمائی ہوئی دولت کا مزہ دوسرے اٹھائیں گے۔ آپ کیا اٹھائیں گے؟ آپ کیا اپنے اعمال اٹھائیں گے وہی آپ کے کندھوں پر ہو گا اور اس کے آپ جواب دہ ہوں گے۔

کتنی حسرت ہے کہ کوئی انسان دیکھے میرے لیے تو کچھ بھی نہیں ہے یہاں پر جو میں نے نمازیں پڑھیں، جو صدقات اور خیرات دیئے اتنے اچھے عمل میں نے کیے کچھ بھی نہیں ارے کچھ تو ہو ایک ذرّہ تو ہو! تم نے چاہا کب تھا اس دن کا تم نے سوچا کب تھا جب کل نہیں سوچا تھا تو آج پھر بھگتو ﴿لَيۡسَ لَهُمۡ فِي الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ﴾ جہنم سامنے آئے گی کھولتی ہوئی جہنم! ستر ہزار لگام ہر لگام پر ستر ہزار فرشتے اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا تو پورے میدان محشر کو نگل لیتی! اللہ کے حکم سے ان ستر ہزار لگام کو پکڑنے والے ستر ہزار فرشتے ایک لگام پر جو ہیں اس کو پکڑ کر رکھا ہوا ہے۔

﴿لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ﴾ جہنم دیکھے گی کہ جو جہنمی لوگ سامنے کھڑے ہیں جب حساب ہو جائے گا اور وہ جہنمی قرار دے دیئے جائیں گے اس سے پہلے کہ فرشتے ان کو جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں ﴿كَلَّا إِنَّهَا لَظَى ۝١٥ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَى﴾(المعارج:15-16)(اس کا سیک آگ کا گولہ ایسے نکلتا ہے اور ان کی جلد اور گوشت کو ایسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے)۔ ﴿نَزَّاعَةً لِّلشَّوَى﴾شوی جلد کو کہتے ہیں اسے اتار کر رہتی ہے۔ حسرتیں! حسرتیں! حسرتیں!

اُن میں ایک چھٹے قسم کا انسان جس کا میں نے ذکر نہیں کیا اس آیت میں اس کا ذکر ہے پیغام سے پہلے بیان کر دوں میں کہ کافر بھی اس میں شامل ہیں جو اچھا عمل تو کرتے ہیں۔ اچھا عمل کیا؟ یعنی خیرات دیتے ہیں صدقات دیتے ہیں، بعض ایسے کافر ہیں جو مسلمان ملک میں آتے ہیں اور ان کے یہاں پر اچھے اچھے فنڈز ہیں اچھے اچھے ان کے کام ہیں، بعض لوگ ہاسپٹلز بناتے ہیں، بعض لوگ لوگوں کے قرض ادا کرتے ہیں، بعض لوگوں نے غربت مٹانے کے لیے ایک مہم چلائی ہوئی ہے اور اکثر یہ لوگ جو کافروں میں سے ہیں وہ لوگ سچ بولتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے سچ بولنا عبادت ہے اچھی بات ہے، وہ لوگ امانتدار ہیں خیانت کم کرتے ہیں (اُن میں سے اکثر لوگ جو ہیں) یہ بھی عبادت ہے، تو جو اچھے عمل انہوں نے کیے ہیں وہ کیوں کیے جانتے ہیں؟ اپنی دنیا کو بہتر کرنے کے لیے آخرت کے وہ طلب گار ہیں ہی نہیں۔

تو یہ لوگ کیونکہ ہیں ہی کافر اُن کا حکم ویسے ہی کفر کا ہے تو ان کا اعمال کا کیا کوئی فائدہ ہو گا؟ دنیا میں بس یہ اللہ تعالیٰ کا انصاف ہے۔

تو اس آیت کریمہ میں ان آیات میں جو اہم فوائد ہیں اہم پیغام ہیں:

1۔ کہ اللہ تعالیٰ کافر کو بھی اس کی جزا، اس کا ثواب اس دنیا میں ہی دے دیتا ہے اور اسی طریقے سے بعض مسلمانوں کو جو دنیا کے طالب ہیں ان کو بھی ثواب دنیا میں ہی دے دیتا ہے تو آخرت میں ان دونوں کے پاس کچھ نہ رہے گا یاد رکھیں۔

وہ کافر جس نے اچھے عمل کیے ہیں اور وہ مسلمان جس نے اچھے عمل کیے ہیں دنیا کے لیے بس تو آخرت میں اعمال کچھ نہ رہیں گے لیکن مومن جو ہے اگر اس نے کفر نہیں کیا شرک اکبر نہیں کیا اس کا جو ایمان ذرّہ برابر ایمان جو دل میں باقی ہے اس کو جہنم سے نکال دیا جائے گا اور جو کافر ہیں وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا وہ کبھی نکلے گا نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ" (فرشتوں کو حکم دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کہ جہنم سے اب نکال دو ہر اس انسان کو جس کے دل میں ذرّے برابر ایمان موجود ہے)۔

2۔ شرک سارے اعمال اکارت کر دیتا ہے۔

3۔ آخرت کا عمل دنیا کی طلب سے اکارت ہو جاتا ہے۔

4۔ جو عمل اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں کیا جاتا وہ باطل ہے۔

5۔ یہ جاننا کہ اعمال کی کتنی قسمیں ہیں (میں بیان کر چکا ہوں) اور عمل صالح کیا ہوتا ہے اس کی کیا شرطیں ہیں یہ جاننا ضروری ہے۔

6۔ ہر عمل صالح نہیں ہوتا اور ہر صالح عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ حقیقتاً عمل صالح نہ ہو۔

بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھی ہے عمل صالح تو کیا ہے، صدقات عمل صالح ہے۔ یہ ظاہراً صالح ہے حقیقتاً صالح ہے کہ نہیں؟ یہ دو شرطیں اخلاص اور اتباع کی اگر ہیں تو صالح ہے ورنہ صالح نہیں ہے۔

7۔ "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" کی تحقیق۔

8۔ یہ قاعدہ یاد رکھیں کہ بُری نیت اچھے عمل کو فاسد کر دیتی ہے اور اچھی نیت سے بُرا عمل اچھا نہیں ہو سکتا۔

بُری نیت اچھے عمل کو باطل اور فاسد کر دیتی ہے اس کی مثال ریاکاری وہ واضح مثال ہے کہ نیت میں کھوٹ ہے عمل اچھا ہے نماز پڑھ رہا ہے لیکن باطل ہو گیا ہے۔ تو بُری نیت ریاکاری کی نیت دوسروں کے لیے، اچھا عمل نماز ہے نماز کو باطل کر دیا کہ نہیں ؟باطل کر دیا ہے۔

کوئی شخص غیر محرم عورت کو خوبصورت عورت کو دیکھتا ہے حرام ہے لیکن اس نیت سے دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی عظمت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی تعریف کرتا ہے خوبصورت عورت کو دیکھ کر نیت کیا ہے؟ نیت اچھی ہے عمل بُرا ہے تو اچھی نیت بُرے عمل کو اچھا نہیں کرتی یہ دوسرا قاعدہ ہے۔

اچھی نیت سے بُرا عمل اچھا نہیں ہو سکتا اور بُری نیت اچھے عمل کو ضائع کر دیتی ہے۔

آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وَفِي الصَّحِيحِ" (اور صحیح بخاری میں) "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه" (سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) "قَالَ: قَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "تَعِسَ عَبدُ الدِّينَارِ" (ہلاک ہوا ناکام ہوا دینار کا بندہ، دینار کا غلام) "تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ" (ہلاک ہوا ناکام ہوا درہم کا غلام) "تَعِسَ عَبْدُ الخَمِيصَةِ" (ہلاک ہوا ناکام ہوا خمیصۃ کا غلام)۔ خمیصۃ کہتے ہیں چادر اور کمبل کو جو انسان اوڑھتا ہے۔ "تَعِسَ عَبْدُ الخَمِيلَةَ" (ہلاک ہوا ناکام ہوا خمیلۃ کا غلام)۔ خمیلۃ عام طور پر کپڑے کا نام ہے لیکن یہ جو اوڑھا جاتا ہے اور بچھایا جاتا ہے یعنی اس کی سوچ یا دینار، درہم ہے یا اوڑھنا بچھونا ہے۔ "إن أُعْطِيَ رَضِيَ" (اگر اسے دیا جائے تو راضی ہوتا ہے) "وَإن لَم يُعطَ سَخِطَ" (اور اگر اسے نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے) "تَعِسَ وَانْتُكَسَ" (ناکام اور برباد ہوا) "وإذَا شِيكَ فَلَا انتَقَشَ" (اگر اسے کانٹا لگے تو اسے نکالنے والا

کوئی نہ پائے کوئی مددگار نہ پائے)''طُوبَى''(طوبی ہے اس شخص کے لیے)۔ طوبی جنت کے درخت کو بھی کہتے ہیں اور طوبی ہر اچھائی کو بھی کہتے ہیں۔''لِعَبْدٍ''(اس بندے کے لیے)''آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ''(جو اپنے گھوڑوں کی لگام کو پکڑ بیٹھا ہے اللہ تعالی کے راستے میں جہاد پر نکلا ہے)''أَشْعَثَ رَأْسُهُ''(اس کے سر پر بالوں پر گردو غبار ہے)''مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ''(اس کے بکھرے ہوئے بال ہیں گردو غبار ہے اور اس کے پاؤں بھی گردو غبار سے آلود ہیں)''إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ''(اگر اسے اسلامی فوج کی حراست کے لیے چوکیداری کے لیے کھڑا کر دیا جائے تو وہ وہیں پر کھڑا رہے گا)''وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ''(اور اگر وہ لشکر میں موجود ہو لشکر میں شامل کر دیا جائے تو وہ لشکر میں شامل ہو جائے)''إِنِ اسْتَأْذَنَ'' (اگر وہ اجازت طلب کرے) ''لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ''(تو اس کو اجازت نہ دی جائے) ''وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ''(اور اگر وہ کسی کی شفاعت کرے تو اس کی شفاعت قبول نہ ہو (دنیا میں))۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 2887 میں یہ روایت موجود ہے کتاب الجہاد میں، اس عظیم حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر بھی دے رہے ہیں بددعا بھی فرمارہے ہیں۔ بددعا ہے''تَعِسَ''فعل ماضی ہے کہ ہلاک ہوا ناکام ہوا۔

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض لوگوں کے متعلق خبر دے رہے ہیں جو ناکام ہو چکے ہیں اور ابھی بھی موجود ہیں، یعنی یہ نہیں کہ مر گئے ہیں ختم ہو چکے ہیں نہیں، ابھی بھی موجود ہیں یہ معاملہ موجود ہے اور شاید تا قیامت موجود رہے گا لیکن جو مر گئے اور توبہ نہیں کی وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ تَعِسَ عربی زبان میں ناکامی کو کہتے ہیں، تعیس ناکام انسان ہے ہلاک ہو چکا ہے، تَعِسَ ہلاک ہو چکا ہلاک ہو گیا۔ کون؟''عبدُ الدِّينَارِ'' ۔

عبد کسے کہتے ہیں جانتے ہیں؟ بندے کو، غلام کو۔ آپ یاد رکھیں کہ انسان پیدا ہوا ہے بندگی کے لیے پیدا ہوا ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾(الذاریات:56) انسان کی تخلیق کی بنیاد ہی بندگی ہے اگر آپ اپنے ربّ کی بندگی نہیں کریں گے تو کسی اور کی ضرور کریں گے۔ یہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ کوئی بھی انسان اگر اپنے ربّ کی بندگی نہیں کرتا اپنے ربّ کی غلامی نہیں کرتا تو وہ کسی اور کی ضرور کرے گا اس کی تخلیق ہی ایسی ہے وہ بندگی سے باہر ہو نہیں ہو سکتا جیسے کہ وہ انسانیت سے نہیں نکل سکتا۔

جب تک وہ انسان ہے اس نے بندگی ضرور کرنی ہے لیکن کرنی کس کی ہے؟ جو مومن ہے موحد ہے وہ صرف اپنے ربّ کی بندگی کرتا ہے اور وہ شخص کامیاب ہے دنیا اور آخرت میں اس کی زندگی ساری اپنے ربّ کی غلامی میں گزری ہے اپنے ربّ کے سامنے

سر جھکانا اس نے سیکھا ہے اپنے ربّ کے احکام پر عمل کرنا اس نے سیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس کی تعمیل ہو گی بس اور جہاں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے وہاں پر قدم چل نہیں سکتے یہ بندگی ہے۔

اور بعض لوگ دوسری قسم کے جو اللہ کی بندگی کے سائے میں نہیں آنا چاہتے تو پھر وہ بندگی تو کریں گے لیکن کس کی کریں گے ؟بعض لوگ بتوں کی بندگی کرتے ہیں بتوں کے غلام ہیں بتوں کے پجاری ہیں، بعض لوگ درختوں کے پجاری ہیں، بعض لوگ چاند اور سورج کے پجاری ہیں، بعض لوگ تاروں کے پجاری ہیں بندگی کرنے والے ہیں ، بعض لوگ فرشتوں کے پجاری ہیں، بعض لوگ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی عبادت کرنے والے ہیں ،اور بعض لوگ اولیاء کے پجاری ہیں،اور بعض لوگ دنیا کے پجاری ہیں اور ان ہی دنیا کے پجاریوں کی بات ہو رہی ہے اس حدیث میں اُن میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دینار اور درہم کے پجاری ہیں ، کپڑے کے پجاری ہیں، گاڑی کے پجاری ہیں، فیکٹریوں کے پجاری ہیں،نوکریوں کے پجاری ہیں، عورتوں کے پجاری ہیں،خوبصورتی کے پجاری ہیں، یہ لسٹ لمبی چلتی رہے گی، سبحان اللہ۔

یہی ہے، کیا یہ سارے کے سارے برابر ہیں ؟ یہ بھی انسان ہیں یہ بھی انسان ہیں، وہ بھی انسان ہیں وہ بھی انسان ہیں اور وہ بھی انسان ہیں ، یہ بھی بندگی کرنے والا ہے یہ بھی بندگی کرنے والا ہے ، وہ بھی بندگی کرنے والا ہے وہ بھی بندگی کرنے والا ہے سارے برابر ہیں سارے کے سارے بندے ہیں، سارے کے سارے غلام ہیں لیکن ایک ہی قسم کے لوگ کامیاب ہیں باقی سارے کے سارے ناکام ہیں۔

جس نے اپنے ربّ کو اپنا معبود بنایا اور اسی کی بندگی کرتا رہا زندگی ساری، جب تک سانس چل رہی ہے جب تک دل دھڑک رہا ہے ہر دل کی دھڑکن میں ہر سانس میں اپنے ربّ کی بندگی کرتے ہیں جانتے ہیں کیوں ؟

کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں یقین کے ساتھ کہ ان کی سانسوں کا مالک ان کے دل کی دھڑکنوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی بھی نہیں ہے، وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دل کی دھڑکن سے جو خون کا قطرہ نکلتا ہے اور وہ آنکھ کے لیے نور بن جاتا ہے اگر میں نے اس نور سے نافرمانی کر دی تو اللہ تعالیٰ یہ نور چھین سکتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ آنکھ زندہ کیسے ہے اور آنکھ دیکھتی کیسے ہے ؟ یہ وہ خون ہے جو دل سے نکلتا ہے اور آنکھ کے خلیوں تک پہنچتا ہے اور پھر انسان اس آنکھ سے دیکھتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اس قطرے کو روک دے تو اللہ کی قسم یہ انسان اندھا ہو جائے اور کبھی کچھ دیکھ نہ سکے۔

وہ جانتے ہیں کہ ان کے اوپر نعمتیں برسائی ہیں صرف ایک ہی ذات نے اور وہ ہے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ اس کے سوا کوئی بھی نہیں ہے۔ یہ دنیا اگر بہتر ہے تو کس نے دی ہے؟ یہ مال ودولت ہے درہم اور دینار ہے، ریال ہے ڈالر ہے کس نے دیا ہے؟ یہ بیوی بچے ہیں، کپڑے میں نے جسم پر پہنے ہیں کس کے عطاء کردہ ہیں؟

آپ یہ جانتے ہیں کہ یہ کپڑے بنتے کیسے ہیں؟ کاٹن سے۔ کاٹن کہاں سے آتی ہے؟ پودے سے۔ پودا کہاں آتا ہے؟ زمین سے۔ زمین سے کون نکالتا ہے؟ کوئی بھی مائی کالال زمین سے اس پودے کو نکال نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ ﴿ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا﴾ (عبس:26-27)۔ زمین کو کس نے پھاڑا ہے؟ آپ نے تو بیج ڈالا ہے ناں زمین کے اندر اس بیج میں سے اس نرم پودے کو کس نے نکالا ہے؟ زمین کو کس نے پھاڑا ہے؟ اسے کس نے پودا بنایا ہے؟ اُس کے اندر کاٹن کس نے پیدا کی ہے؟ ارے زمیندار نے کیا کیا ہے؟ اس نے ہل زمین پر مارا ہے، بیج رکھا ہے، پانی دیا ہے اور مالدار بن گیا ہے۔ اس پودے کی تخلیق کے پیچھے کون سی ذات ہے؟ تو یہ خمیلۃ اور یہ خمیصۃ جو ہے جس کے بعض لوگ بندے بن چکے ہیں اندھے ہو چکے ہیں، غلامی کرتے ہیں اپنے ربّ کو کیوں بھول گئے ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دیتے ہیں کہ یہ سارے کے سارے لوگ کیا ہیں؟ تَعِسَ، اس تَعِسَ سے بددعا سے پہلے دیکھیں "اِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ" اگر اسے مل جاتا ہے کیا؟ دنیا کی ساری کی ساری طلب، جو وہ چاہتا ہے جب اسے مل جاتا ہے تو راضی ہے سینہ تان کر بیٹھتا ہے ڈکاریں مارتا رہتا ہے بڑا خوش ہے۔ کیوں؟ کہ اس کا مقصد پورا ہو گیا ناں۔

اچھا اگر نہیں دیا جاتا؟ "تَعِسَ وَانْتَكَسَ" وہ سمجھتا ہے کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں اوندھے منہ گر جاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں برباد ہو گیا ہوں کچھ نہیں ہے میرے پاس میری دنیا چلی گئی، ارے ریال ڈالر چلا گیا ہے، مجھے ٹیکسٹائل مل کا جو ہے نقصان ہو گیا ہے یہ مل بند پڑی ہے، مر گیا!

"وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ"۔ "تَعِسَ وَانْتَكَسَ" یہ بددعا ہے کہ اگر اسے دیا جائے تو راضی ہے نہ دیا جائے تو ناراض ہے۔ اس شخص کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بددعا کر رہے ہیں "تَعِسَ" (ناکام ہوا) "وَانْتَكَسَ" (ہلاک ہوا برباد ہوا) "وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ" یہ بددعا دیکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں ایسی مصیبتوں سے محفوظ فرمائے، بددعا دیکھیں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بددعا فرما رہے ہیں کہ ہلاک ہو جائے، ناکام ہو جائے، برباد ہو جائے اور اگر دنیا میں یہاں پر کانٹا لگے تو اس کانٹے کو نکالنے والا کوئی نہ مددگار پائے۔

کانٹا لگنا تو سب سے کم ترین بات ہے دنیا میں، کانٹا لگا ہے پاؤں میں وہ ٹوٹ گیا ہے آپ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں نہیں نکال سکتے ہیں ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں وہ چھوٹا کٹ لگا کر نکال دیتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد دعا فرماتے ہیں کہ ایسا انسان جو دنیا کا پجاری ہے جو دنیا کا غلام ہے اگر کسی مصیبت میں ہو تو کوئی مددگار نہ پائے اور کم سے کم مصیبت اس دنیا میں ہے کہ کسی کو کانٹا چھبے یہ کم سے کم مصیبت ہے اس سے آپ تصور کریں کہ بڑی مصیبتوں کا کیا ہوگا اگر چھوٹی سے چھوٹی مصیبت میں کوئی مددگار نہیں ہے آپ کا تو بڑی مصیبتوں میں آپ کیا کریں گے ؟!

پھر ایک دعا کرتے ہیں (انصاف) "طُوبَی" (جنت ہو ان لوگوں کے لیے، کامیابی ہو ان لوگوں کے لیے اچھے ہیں وہ لوگ)۔ کون ؟اس بندے کے لیے "لِعَبْدٍ" یہ بھی عبد وہ بھی عبد ہے ناں لیکن یہ عبد کس کا ہے ؟ یہ ربّ ذوالجلال کا عبد ہے۔ تفصیل نہیں بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مثال بیان کی ہے کہ جنت ہے کامیابی ہے اس بندے کے لیے جو اپنے گھوڑے پر سوار ہے دونوں لگامیں پکڑے ہوئے ہے گھوڑے کی اور دوڑا رہا ہے گھوڑے کو۔ کس لیے ؟ جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کے راستے میں۔ اچھا یہ بندہ کیسا ہے؟ حلیہ کیسا ہے ؟ "أَشْعَثَ رَأْسُهُ" (بال بکھرے ہوئے ہیں) "مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ" (پاؤں گرد آلود ہو چکے ہیں)۔ خمیصہ والا اور ڈالر والا کیسا ہے ؟ بالوں پر جیل لگی ہے چمکتے ہوئے بال ہیں، پاؤں پر بڑے بڑے خوبصورت بوٹ پہنے ہوئے ہیں پالش چمکتے ہوئے۔ اس کے لیے کیا ہے ؟ "تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ"۔

اور اِن کے لیے کیا ہے ؟ بکھرے ہوئے بال، گرد آلود پاؤں طوبیٰ ہے اس کے لیے۔ یہ شخص کیسا ہے ؟ دیکھیں فرمانبرداری کی انتہا دیکھیں آپ کہ یہ شخص کیوں جنت کا حقدار بنا ہے ؟ اللہ تعالیٰ نے جنت کیوں دی ہے طوبیٰ کیوں ہے ؟ یہ دعا کیوں ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کے لیے جانتے ہیں ؟ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنا جانتا ہے۔

"إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ" اگر اسے امیر یہ کہے کہ تم نے چوکیداری کرنی ہے وہ یہ نہیں کہے گا کہ میں یہاں پر کیوں میں وہاں پر کیوں نہیں، کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے ناں عبد ہے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا جانتا ہے بس اللہ تعالیٰ کی رضا ہی چاہتا ہے اور کچھ نہیں چاہتا۔

"وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ" اگر لشکر کے آگے حصے میں ہو یا پچھلے میں ہو تو کچھ منہ سے نکالتا نہیں ہے، اگر وہ اجازت مانگے اپنے امیر سے کہ میں جانا چاہتا ہوں تو اسے اجازت بھی نہ ملے، اگر کسی کی شفارش کرنا چاہے تو اس کی شفارش بھی قبول نہ ہو دنیا میں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ شخص کیسا ہے ؟ "طُوبَی" اس کے لیے جنت اور کامیابی ہے۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔بدکاروں پر بددعا کرنا جائز ہے لیکن "علی سبیل العموم" عام طور پر کسی خاص شخص کو بددعا دینا درست نہیں ہے۔بدکاروں پر بددعا کرنا جائز ہے "علی سبیل العموم" عام طور پر۔

ایک شخص بدکار ہے اس کے لیے آپ دعائے ہدایت کریں، آپ کے ساتھ کسی نے بدکاری کی ہے ظلم کیا ہے کسی نے گالی ہے آپ اسے کہیں "الله يهديك" (اللہ تمہیں ہدایت دے)۔

لیکن عام طور پر آپ بددعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان لوگ بدعتی ہلاک ہو جائیں، کر سکتے ہیں کہ بدعتی لوگ ہلاک ہو جائیں، ظالم لوگ ہلاک ہو جائیں، عام طور پر آپ کر سکتے ہیں۔

2۔دنیا کی حرص ہلاک کر دیتی ہے۔

3۔جس کی دنیا سب سے بڑی سوچ ہے اس نے اپنے گلے میں مصیبتیں ڈال لی ہیں۔جس کی دنیا سب سے بڑی سوچ ہے یعنی اس کی فکر دنیا میں ہی ہے، اس کی سوچ دنیا کے لیے ہی ہے تو اس نے اپنی گردن میں مصیبتوں کا طوق ڈال لیا ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

5۔جہاد کے لیے مستعد رہنا مستحب ہے اور واجب بھی کہا گیا ہے۔

6۔جہاد صحیح طریقے سے کیا جاتا ہے کیونکہ جہاد عبادت ہے اور عبادت کی شرطیں ہیں تو مجاہد کو چاہیے کہ وہ جہاد کی شرطوں اور ضوابط کو سمجھے پھر جہاد کرے۔

7۔لشکر کی تیاری شریعت کا مقصد ہے کہ لشکر کو تیار کرنا ہے یہ نہیں کہ آنکھیں بند کر کے صرف اٹیک کرنا ہے۔نہیں! لشکر کی تیاری ہوتی ہے اس کا ایک امیر ہوتا ہے اس کا حکم ہوتا ہے اس کے اس حکم کی تعمیل ہوتی ہے، کہاں پر کون شخص پہرے داری کرے گا، کون شخص آگے ہو گا کون شخص پیچھے ہو گا، کون دائیں ہو گا کون بائیں ہو گا، جھنڈا کس کے ہاتھ میں ہو گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی دیکھیں جو جہاد میں گزری ہے جہادی زندگی دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جہاد کیا ہے وہ ایک منضبط جہاد تھا جہاد کا حق ادا کیا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ اگر جہاد کرنا چاہتا ہے تو جہاد نبوی کرے جیسے کہ وہ نماز نبوی پڑھتا ہے۔

8۔چوکیداری کی فضیلت جہاد میں، چوکیداری کرنا بھی فضیلت سے کم نہیں ہے اور چوکیداری صرف جہاد میں نکلنے سے نہیں ہوتی بلکہ دفاع کے لیے بھی ہوتی ہے جو لوگ مسلمان ممالک کی رکھوالی کرتے ہیں وہ بھی مجاہد ہیں۔

9۔ انسان کی قیمت اس کے عمل میں ہے اس کی شکل میں نہیں ہے شکل و صورت میں نہیں ہے یعنی انسان کی قیمت اس کی سیرت میں ہے اس کی صورت میں نہیں ہے یہ سمجھ لیں آپ۔ایک طرف کہاں پر سر پر جیل لگائے ہوئے اور چمکتے ہوئے بوٹ ناکام ہو چکا،اور دوسری طرف کہاں پر بکھرے ہوئے بال اور گرد آلود پاؤں ہیں اور وہ کامیاب ہو چکا۔

10۔ ضروری نہیں ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو اور لوگ بھی اس پر راضی ہوں، ضروری نہیں ہے کہ اللہ کا پسندیدہ بندہ ہے لوگ بھی اسے پسند کریں،ہاں اللہ تعالیٰ (ایک حدیث میں آیا ہے) کہ جو شخص نوافل میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے پھر سیدنا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں فلان شخص کو پسند کرتا ہوں سیدنا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام فرشتوں کو فرماتے ہیں پھر فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قبول اس کے لیے زمین پر اللہ تعالیٰ قائم کر دیتا ہے لوگ اسے قبول کرنا پسند کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے ہر انسان کے لیے ضروری نہیں ہے یہ یاد رکھیں، بعض ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں اور لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ہیں کہ نہیں؟ ایسے لوگ بہت سارے موجود ہیں۔

11۔ ایک اہم بات ہے اس کو ذرا سمجھیں کہ جو صفۃ مستقبحۃ ہے (بُری ہے) بُری صفت اگر کسی عبادت سے نمودار ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھی ہے۔

بُری صفت کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، پاؤں گرد آلود ہیں حلیہ بگڑا ہوا ہے، یہ بگڑا ہوا حلیہ یہ صفۃ مستقبحۃ ہے۔ عام لوگوں سے پسینے کی بُو آتی ہے اس طریقے سے تو لوگ اچھا نہیں کہتے لیکن اگر یہ شکل کا بگاڑ جو ہے بال بکھرے ہوئے ہیں بھئی صفائی نصف ایمان ہے کہ نہیں تو یہ شخص صاف ہے؟ صاف تو نہیں ہے ناں یہ شخص۔ تو جب کوئی شخص گرد آلود ہوتا ہے تو یہ صفت بُرائی کی صفت ہے اس کے اندر لیکن جب یہ بُرائی کی صفت کسی عبادت کا نتیجہ ہو تب یہ قابل تحسین ہے۔

کیوں؟ کیونکہ یہ عبادت کا نتیجہ ہے ہوا نفس کا نتیجہ نہیں ہے۔اس کی مثال کہ جب انسان روزہ رکھتا ہے اس کے منہ سے جو بُو آتی ہے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ نہیں؟ پسند ہے۔ لوگوں کو پسند ہے؟ نہیں لوگوں کو پسند نہیں ہے لیکن کیونکہ اس بُو کا نتیجہ عبادت ہے تو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

12۔ یہاں پر بعض لوگ غلطی کرتے ہیں بعض صوفیوں کا رد کہ جو صفائی نہیں کرتے، کئی روز غسل نہیں کرتے، بالوں کو کنگھی نہیں دیتے، داڑھی کو کنگھی نہیں دیتے، مونچھوں کو تراشتے نہیں ہیں، کپڑے ان کے میلے کچیلے ہیں اور پسینے کی بُو ساتھ والے کو پریشان کر دیتی ہے بے ہوش کر دیتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں ہمیں وقت نہیں ملتا۔

دلیل ؟ یہی دلیل ہے کہ ایک توروزے دار کے منہ سے جو بُو آتی ہے وہ ہے تو بُری لیکن اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور پھر اسی حدیث میں کہ طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلتا ہے جہاد کے لیے اُس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور پاؤں گرد آلود ہیں۔

کیا یہ دلیل ہے اس عمل کے لیے ؟آپ کا عمل نیک ہے عبادت ہے اللہ تعالیٰ کو قابل قبول ہے تب تو ٹھیک ہے لیکن اگر اپنے ہوا نفس کی پیروی کرتے ہوئے اپنی شکل بگاڑتے ہو تو یہ مذموم ہے قابل تحسین کبھی نہیں۔

13۔اس کا نتیجہ کیا ہے ؟ کہ نصوص شرعیہ کو سمجھنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے ورنہ بہت سارے لوگ ایسے دلائل کو غلط طریقے سے پیش کرتے ہیں اور غلط عمل کرتے ہیں۔ کیا طریقہ ہے ؟سلف صالحین کی سمجھ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان احادیث کو کیسے سمجھا۔

کیا کوئی ایسا صحابی آپ نے دیکھا ہے جو ملنگ بن گیا ہو اور اس نے غسل نہ کیا ہو، غار میں اس نے دو، تین تین مہینے گزارے ہوں اور غسل بھی نہ کیا ہو کئی دنوں تک پانی کے باوجود کہ پانی بھی ہے سب کچھ موجود ہے اور طہارت نہ کی ہو کسی بھی صحابی سے ثابت ہے مجھے بتائیں ؟ کسی غار میں کسی صحابی نے کسی جنگل میں چلہ لگایا ہے کسی صحابی سے ثابت کر کے دکھائیں ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانتے تھے کہ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

جہاد کرتے تھے کہ نہیں کرتے تھے ؟ جہاد کرتے تھے۔ جہاد کے وقت جو ان کے سر کے بال بکھر جاتے تھے جہاد کی وجہ سے یا چہرہ گرد آلود ہوتا یا پاؤں گرد آلود ہو جاتے یہ قابل تحسین عمل ہے وہ یہ سمجھتے تھے لیکن اپنی ہوا نفس کا شکار ہوتے ہوئے نعوذ باللہ کبھی انہوں نے کوئی ایسا قدم اٹھایا ہے ؟!

اماموں میں سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے ؟امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب رات کا قیام کرتے تو صفائی کرتے اور سب سے بہترین ثوب پہنتے سب سے بہترین جو گھر میں ہے خوبصورت ترین۔ آپ جانتے ہیں کہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے کپڑے کے تاجر تھے اب کپڑے کے تاجر کے پاس جو سب سے اچھا کپڑا ہو گا وہ کیسا ہو گا تصور کر سکتے ہیں آپ ؟ وہی پہنتے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ''ہم فروع میں حنفی ہیں اور طریقتاً صوفی ہیں'' اور شکل وصورت سے تو پتہ نہیں حنفی لگتے نہیں ہیں وہ بے چارے ! اگر حنفی بننا چاہتے ہیں تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کردار کو دیکھیں امام ابو حنیفہ کی سی شکل وصورت بنائیں، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے کپڑے پہنیں خوبصورت بنیں۔

محدثین کو دیکھیں آپ کہ سارا وقت حدیث کے علم میں گزارتے تھے سفر کرتے تھے۔امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے ایک ملین ریال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کردیئے(ایک ملین درہم)ملینئر (millionaire) تھے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مولوی جو ہوتے ہیں فقیر، مسکین ہیں سارے! ہرگز نہیں،امام بخاری رحمۃاللہ علیہ ایک ملین کے مالک تھے اُن کے ورثے میں ایک ملین درہم ان کے والد نے چھوڑے ہیں۔اُن کے والد نے کہا ہے وفات سے پہلے کہ ''میرے بیٹے اچھی طرح سمجھ لے یہ ایک ملین درہم میں چھوڑ کر جارہا ہوں اللہ کی قسم اس میں ایک بھی درہم حرام کا نہیں ہے یہ دیکھنا اسے صرف کہاں پر تم نے کرنا ہے کہاں پر خرچ کرنے ہیں''۔وہ بیٹا اٹھتا ہے اپنے گھر سے نکلتا ہے دس سال سے کم عمر میں اپنی والدہ سے اجازت لیتا ہے اور علم حدیث کے لیے نکلتا ہے۔کوئی بھی مسلمان ملک نہیں چھوڑا امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے امام بخاری کے ایک ہزار سے زیادہ استاد ہیں،ایک ہزار سے زیادہ! علم حدیث کے سفر پر نکلتے ہیں اور ایک درہم باقی نہیں رہتا۔

آج امام بخاری رحمۃاللہ علیہ کی احادیث ہم دیکھتے ہیں ہمارے ہاتھ میں یہ کتاب آتی ہے آپ جانتے ہیں کہ اس کتاب کی قیمت کیا ہے؟ جانتے ہیں کیا قیمت ہے کتنے درہم لگائے ہیں امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے اس کتاب پر؟ایک ملین ریال۔آج قیمت کتنی ہے مکتبہ میں؟اسیّ(80)ریال۔اور خریدتے ہیں؟بہت کم لوگ خریدتے ہیں۔

بھائی کہتے ہیں کہ نیٹ پر فری ہے،اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔نیٹ پر جائیں تو فری ہے فری کے لیے وقت ہے ہمارے پاس؟ فری کے لیے بھی نہیں ہے۔ہم منہ دکھا سکتے ہیں اپنے ربّ کو؟! ہم امام بخاری رحمۃاللہ علیہ کے ساتھ کھڑے تو ہونا چاہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں لیکن کس عمل سے عبدالدینار بن کر، عبدالدرہم بن کر، عبد الخمیصۃ عبدالخمیلۃ بن کر؟! ہرگز نہیں میرے بھائیو،اس کے لیے ہمت کو بلند کرنا پڑے گا ایمان کو مضبوط کرنا پڑے گا۔

امام بخاری رحمۃاللہ علیہ بھی ہماری طرح انسان ہیں وہ آسمان سے اترے ہوئے فرشتے نہیں ہیں، زمین سے نکلی ہوئی کوئی دوسری مخلوق نہیں ہیں ہماری طرح ان کی بھی رگوں میں خون دوڑتا ہے ان کے بھی احساسات ہیں ان کا بھی گھر ہے انہوں نے سب کچھ قربان کردیا اللہ تعالیٰ کے لیے اور آج اللہ تعالیٰ نے ان کی اُس محنت کو ضائع کیا کیا؟

دنیا میں کتنے لوگ ہیں کروڑوں لوگ ہیں جو کہتے ہیں امام بخاری رحمۃاللہ علیہ، حدیث پڑھتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ، قال البخاری رحمہ اللہ، کروڑوں لوگ ہیں۔قبر میں مرنے کے بعد انسان کو کیا چاہیے کیا یہ ملین ریال کام آئیں گے؟ یہ دینار، درہم، خمیصۃ، خمیلۃ کام آئیں گے؟ کیا کام آئے گا؟ ''أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ''۔امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے صرف ایک، دو، تین، چار بیٹے نہیں چھوڑے مسلمان امت کو چھوڑا ہے جو ان کے لیے دعا کرتی ہے،آج کے دور میں بھی جو دعا کرتے ہیں وہ دعا قبر کے اندر امام

بخاری رحمۃاللہ علیہ کے لیے نور بن جاتی ہے اور تاقیامت جب تک اللہ تعالیٰ چاہے ان کے اوپر اسی طریقے سے ایک دن میں کروڑوں رحمتیں ملتی ہیں۔

کہاں گئے آج کے بزنس مین کہاں گئے آج کے مالدار لوگ جو صرف مال کمانے کی ہوس میں اپنے رب کو بھول بیٹھے ہیں ! اگر ہمت ہے اگر واقعی مرد ہو تو امام بخاری رحمۃاللہ جیسا عمل کرو، اگر ویسا نہیں کر سکتے اس کا دسواں حصہ تو کرو، دسواں نہیں ایک حصہ تو کر سکتے ہو کہ نہیں ؟یعنی ایک ملین نہیں اچھا ایک لاکھ کا بھی دسواں حصہ کر لو لیکن اللہ کے راستے میں کچھ تو کرو۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (074.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio